# غزل

(جناب شارق ایم اے)

شبِ الم جو تری یاد کے چراغ جلے — ہم اپنے آپ سے تا دیر روئے مل کے گلے
تمام لطف تھا آزادیوں سے وابستہ — اب اس کے بعد نشیمن ہزار بار جلے
قدم قدم پہ ہیں کانٹے قدم قدم پہ شرار — رہِ وفا میں ذرا آدمی سنبھل کے چلے
اب اور جانے غمِ عشق کیا دکھائے گا — کسی نے نام لیا اس کا اور اشک ڈھلے
نشان اس کا زمانہ مٹا نہیں سکتا — قدم قدم پہ جو نقشِ وفا بنا کے چلے
ادھر ہے منزلِ جاناں ادھر ہیں دار و رسن — غمِ حیات بتا اب کوئی کدھر کو چلے
ہمارے شوق کی منزل نہ پوچھ اے شارق — دل اپنا راہ نما ہے جدھر کو لے کے چلے

# غزل

(جناب قمر مرادآبادی)

ذرّاتِ دل بکھر کے نہ پھر عمر بھر ملے — ملنے کو ان کی راہ میں شمس و قمر ملے
یہ وہم تھا کہ ان کو ہماری خبر نہیں — آئے جو ہوش میں تو ہمیں بے خبر ملے
پھر برق ہی گری نہ حجابات ہی اٹھے — میں منتظر رہا کہ جوابِ نظر ملے
مایوس ہو کے بیٹھ نہ کارِ حیات سے — ممکن ہے دل کی خاک میں کوئی شرر ملے
حسن اور عشق ایک ہی مرکز پہ آ گئے — بچھڑے تھے ہم جہاں سے اسی راہ پر ملے
تنہا ہمیں سے طے نہ ہوئیں غم کی منزلیں — وہ بھی قدم قدم پہ شریکِ سفر ملے
رنجوریاں کبھی راس نہ آئیں ہمیں قمر — غم بھی ملے تو عشق میں راحت اثر ملے